عبداللطیف ثاقب، لاہور

ماہ ستمبر کا مہینہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی پیدائش اور وفات کا مہینہ ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر ان کی زندگی اور ان کے فکری اور دعوتی کام کے لحاظ سے مضامین اس ماہ کے شمارے میں شائع ہوتے۔

محمد صہیب، بھارتی جیل سے

تقریباً ۴ سال قبل کشمیر کے لیے رخت سفر باندھا، زخمی ہو کر گرفتار ہوا۔ تیرہ مہینے انٹروگیشن سینٹر میں گذارے۔ اب یہاں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت دو سال پورے کر رہا ہوں۔ ایک ذریعے سے دسمبر ۹۶ سے اب تک کے ترجمان کے شمارے ملے۔ اللہ تعالیٰ خرم مراد صاحب کو اپنے سایہ رحمت میں نبیوں، صدیقوں اور شہدا صالحین کا ساتھ نصیب کرے۔ **کل کا روشن مستقبل اور آج کے سلگتے مسائل** (جنوری ۹۷) بہت پسند آیا۔ آپ کے ربیع الاول کے اشارات بھی۔ مولانا صدر الدین اصلاحی کی **راہ حق کے مہلک خطرے** آج کل پڑھی۔ ترجمان میں پوری آنا چاہیے۔

عبدالرحمٰن الکاف، صنعاء یمن

رسول مقبولؐ نامی کتاب پر جو تبصرہ (جولائی ۹۷) شائع ہوا ہے وہ بڑی نادر اور کام کی چیز ہے۔ مختلف کتابوں اور رسالوں پر مولانا مودودیؒ کے تبصرے مختصر مگر مفید اور پر مغز ہیں۔ ان میں مختلف ادبی، دینی، ثقافتی اور اجتماعی رجحانات کی نشاندہی اور ان پر تبصرہ ہوتا ہے۔ مولانا کے تبصرے جمع کر کے مناسب شرح کے ساتھ شائع ہونے چاہییں۔ اس سے مولانا مودودیؒ کی ناقدانہ شخصیت اجاگر ہوگی۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہو گا کہ مولاناؒ کی عقابی نظریں زیریں لہروں (under currents) کا کس طرح مشاہدہ کر لیا کرتی تھیں۔ اس طرح مودودیؒ اور ترجمان متحدہ اور منقسم ہندستان کی دینی، فکری، سیاسی، دستوری، معاشی اور معاشرتی تاریخ کا مرقع بن کر نمودار ہوتے ہیں۔

میں بھی حیدر آباد دکن سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس لیے ترجمان کے خیریت آباد اور معظم جاہی مارکیٹ کے دفاتر اور اعظم اسٹیم پریس سے واقف ہوں۔ آپ کو جان کر خوشی ہو گی کہ میں اور مولاناؒ ایک ہی مادر علم--- دارالعلوم ہائی اسکول--- کے فرزند ہیں مگر ایک فرق کے ساتھ۔ مولانا جب دارالعلوم میں طالب علم تھے، اس وقت وہ دارالعلوم کالج تھا جس کے بانی اور پہلے پرنسپل مولانا حمید الدین فراہیؒ تھے۔ بعد میں سٹی کالج قائم ہونے کے بعد وہ صرف دارالعلوم ہائی اسکول رہ گیا۔ عمارت میرے زمانے تک وہی پرانی تھی۔ اس طرح میں فراہیؒ مودودیؒ اسکول کا نمایندہ ہوں اور اصلاحی فکر کا حامل بھی کیونکہ دو سال ثانوی درس گاہ جماعت اسلامی، رام پور میں تعلیم کے بعد دو سال مدرستہ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ میں تعلیم کی تکمیل کی ہے۔ میرے اساتذہ مولانا جلیل احسن ندویؒ، عروج قادریؒ، حامد علیؒ، ابواللیث اصلاحیؒ، صدر الدین اصلاحی، نظام الدین اصلاحی وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر، دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے۔

۶۰ سال پہلے (اگست ۹۷) میں سکہ حالی اور سکہ کلدار کا ذکر آیا۔ اب لوگ شاید نہ سمجھتے ہوں، سابق ریاست نظام حیدر آباد کا مقامی سکہ حالی تھا اور وہاں اس انگریزی سکے کو جو سارے ہندستان میں رائج تھا، کلدار کہا جاتا تھا، کلدار حالی سے ۲ آنے زیادہ ہوتا تھا۔